اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ

الحکم

ہاں ہمت کا حامی خدا ہے

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

جلد ۲۰ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۱۸ء | نمبر ۹

قرآنی صداقتوں کا جلوہ گاہ

(۸۰ میں سے ۵)

قرآنی صداقتوں کے جلوہ گاہ کی اشاعت کیلئے میں نے اعلان کیا ہے اگر ۸۰ بزرگ دس دس جلدوں کے خریدار ہو جائیں تو یہ قیمتی اور نایاب رسالہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ہے شائع ہو جاوے اسوقت تک دو بزرگوں کے نام شائع کر چکا ہوں اب تیسری درخواست جو میرے پاس آئی ہے وہ میرے ایک محترم مخلص بزرگ کی ہے جنکا نام نامی مولانا ابوالحمید آزاد ہے +

انکا خط اخلاص اور محبت کے جذبات کا ایک نمونہ ہے چنانچہ لکھتے ہیں:- الحمد للہ کہ الحکم جاری ہو گیا اللہ تعالےٰ اسکی عمر دراز کرے آج تیسرا نہیں بلکہ چوتھا نمبر مجھے دورہ میں ملا۔ رسالہ "قرآنی صداقتوں کا جلوہ گاہ" کے متعلق آپنے تحریر فرمایا ہے کہ ۸۰۰ درخواستوں کے آنے پر رسالہ کا کام شروع کر دیا جائیگا اور اگر ۸۰ اشخاص دس دس جلدوں کے حساب سے خریداری منظور کریں تو پریس میں رسالہ دیدیا جائیگا۔ میں ۲۰ جلدوں کا خریدار ہوں جب مستقر پر پہنچونگا انشاء اللہ دس روپیہ کا منی آرڈر روانہ کر دونگا یا آپ کو اختیار ہے کہ اسکی قیمت میں اخبار وی پی کر دیں۔ زندگی کا بھروسہ نہیں مجھے اپنے بھائیوں سے امید ہے کہ ۸۰۰ درخواستوں کا جلد تکملہ کر دینگے

راقم محمد ابوالحمید آزاد

مولانا ابوالحمید جیسے تو ہم بزرگ ہی اسکا تکملہ کر سکتے ہیں۔ مگر یہ سب توفیقیں اللہ ہی کے فضل پر موقوف ہیں میں ان دوستوں کو جو اس رسالہ کی قیمت پیشگی روانہ کرنا چاہیں یہ اطلاع دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جب تک میں اعلان نہ کروں کوئی قیمت روانہ نہ کریں۔ کیونکہ میں پوری ۸۰۰ درخواستیں رجسٹر ہونے پر یہ کام انشاء اللہ شروع کروں گا۔ دس جلدوں کی کوئی قید نہیں ہر ایک شخص اپنی استطاعت کے موافق ایک جلد سے لیکر جسقدر چاہے خرید سکتا ہے ۸۰ آدمیوں کا تو اسلئے ذکر کیا کہ یہ بہت تھوڑی تعداد ہے اور ایسے مخلص ہیں جو دس دس جلدیں خرید سکتے ہیں۔ یہ تعداد میرے دوستوں کو بہت جلد پوری کر دینی چاہیئے + ع

بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا

انوار احمدیہ پریس قادیان باہتمام شیخ یعقوب علی پرنٹر و پبلشر شائع ہوا

کے لئے آپ نے اتنا دور دراز کا سفر کیا اس میں شک نہیں کہ اس قسم کی کتابوں سے آپکو بہت تول گیا ہوگا۔ ہم آپ پر بدظنی نہیں کرتے۔ مگر افسوس سے کہتے ہیں کہ کیا جھوٹ سے بھی کسی کا کام چلتا ہے۔ مثلاً دربار رسول میں گستاخ نامہ سائنس بہادر کیا کوئی ایسا شخص ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب۔

آپ کسی مولوی سے اتنا پوچھ لیں کہ من کذب علے متعمداً کے آگے کیا فقرہ ہے۔ کیا اسلام کی ترقی ان جھوٹوں سے ہو سکتی ہے؟ حاشا وکلا کبھی نہیں۔

پھر آپ نے جو شعروں میں دو احمد لکھے ہیں اصل میں دلی والوں کی دشمنی سے چار ہیں۔ پہلے احمد سرہندی نقشبندی ہیں جن کے حق میں آپکے شہر سے وہ فتویٰ طیار ہوا جس کے باعث وہ گوالیار میں قید ہوئے۔ پھر سید احمد بریلوی ہیں جن کی خدمت میں مولوی اسمٰعیل اور عبدالحی تھے۔ ان دونوں کے مکذبین دلی میں بہت تھے۔ اور غالباً آپ بھی شریک ہونگے۔ تیسرے سید احمد خان تھے وہ بھی آپ ہی کے شہر کے تھے اور سرسید پر جو فتوی آپکے شہر سے نکلے ہیں وہ تو ظاہر ہیں۔

پھر ایک احمد آپکے شہر کے داماد تھے جن کی بظاہر آپنے سلطان جی کی قبر پر آنے کی تحریری شہادت دی تھی پھر آپکے اس خیال دل نے ان چاروں احمدوں میں سے کن دو احمدوں کو برا کہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عمر بہت چھوٹی ہے اگر آپ کے ہاں یہ کوئی پرانا مجنونانہ مرض ہے تو غالباً حضرت مجدد سرہندی اور سید احمد بریلوی مراد ہونگے۔ اگر نیا افترا ہے تو البتہ ان دو احمدوں پر چلتا ہے ہم آپ ہی سے تشریح طلب ہیں۔ کہ آپ کی صوفی طبیعت نے کیا فیصلہ کیا ہے احمد تو چار ہیں اور آپ دو کا فیصلہ دیتے ہیں ہمارے لوگوں کو تو بڑی خوشی ہوگی اگر آپ اس حق کا جواب سوچ بچار کر دیں گے۔ کیا ان افعال پر آپنے یہ طول طویل سفر کیا تھا ایک مسلمان ان رسالوں کو دیکھکر حیران ہو جاتا ہے۔

آپ کا مخلص ہواخواہ ولی شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

۱۲ ۹/۴

معاونین وانصار الحکم

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مربیان وانصار الحکم کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے اگرچہ اس کی رفتار کسی قدر سست ہے۔ مربیان درجہ اول کے لئے پچاس بزرگوں کی ضرورت ہے جو اپنے خادم الحکم کو بیس روپیہ سالانہ امتیازی قیمت پر لیں۔ ان میں اس ہفتہ ایک بزرگ کا اضافہ ہوا۔

بہ سلسلہ کے ایک نہایت مخلص اور روشن خیال نوجوان اور جماعت حیدرآباد دکن کے ایک سرگرم رکن مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل ہائی کورٹ ہیں۔ جو ایک قانونی رسالہ کے قابل ایڈیٹر ہیں اور حیدرآباد دکن کے ایک ممتاز ممبر ہیں۔ انہوں نے نہ صرف بیس روپیہ سالانہ پر الحکم کا خریدنا منظور فرمایا ہے۔

بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے جو ایل الحکم کے ہے ۶ ہزار کا کیا تھا۔ اسی سلسلہ میں الحکم کے ایک پورے فائل کو مقررہ قیمت پر خرید نا منظور فرمایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔ خانصاحب نے پہلی قطعہ کی بھیجدی ہے اس طرح پر اس درجہ میں ۷/۵ ہو چکے ہیں سالوئیں نمبر کے ساتھ سات مربی ہو چکے ہیں؛

(۲) درجہ دوم میں حضرت مولوی حکیم انوار حسین خان صاحب رئیس شاہ آباد کا اضافہ ہوا۔ اور انکے علاوہ منشی عبدالغنی خان صاحب آفیسر فراش خانہ پٹیالہ نے عہ سالانہ پر الحکم کی خریداری منظور کی۔ منشی تاج الدین صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے خدام میں ہیں اونہوں نے لکھا ہے کہ جو قیمت بھی چاہو انسے وصول کر سکتا ہوں اس طرح پر اس تعداد مطلوبہ میں ۹/۱ ہیں۔ گویا ابھی دسواں حصہ بھی نہیں کم از کم ہفتہ میں ۴۰ بزرگ مربیان درجہ دوم میں شامل ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو ان نیک ارادوں کے لئے جزائے خیر دے۔ بہت جلد مربیان الحکم کی یہ تعداد پوری کر دینی چاہیئے؛

میں یہاں تک مربیان الحکم کا تذکرہ کر چکا تھا۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک نہایت ہی مخلص اور حضرت مسیح موعودؑ اور آپکے اہل بیت اور خاندان کے ساتھ عاشقانہ ارادت رکھنے والے نوجوان جناب کپتان ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب ایل ایم۔ ایس نے مجھے الحکم کی اعانت کے لئے شکر گزاری کا موقعہ دیا شاہ صاحب نہ صرف خود بلکہ ان کا خاندان سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اخص مخلصین کا خاندان ہے آپ حضرت ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائیوں میں سے ہیں۔ کے فرزند رشید ہیں۔ یہ خاندان سلسلہ احمدیہ کے ساتھ محبت و ارادت میں اپنی نظیر آپ ہے۔ اور دینداری اور خدا ترسی میں ایک نمونہ کا خاندان ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خاندان کی دینداری اور اخلاص کو دیکھکر حضرت صاحبزادہ مبارک احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے تعلقات صہری اس خاندان سے قائم کئے تھے سلسلہ کے لئے فدائیت اور جان نثاری اور قربانی کا نمونہ اس سے بڑھ کر کیا ہو گا۔ حضرت ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب نے اپنے نوجوان اور لائق بیٹے کو جو کالج میں تعلیم پاتا تھا حضرت خلیفہ ثانی کے ارشاد کے ماتحت ان ایام میں جبکہ وہ خلیفہ نہ تھے۔ یعنی حضرت خلیفہ اول کے عہد سعادت میں تعلیم علوم عربیہ کے لئے مصر بھیجدیا جہاں سے وہ شام چلے گئے تھے اور جنگ چھڑ جانے کے بعد پھر ان کی خبر نہیں آئی احباب اس مخلص نوجوان کے لئے کثرت سے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انگریزی سرکار کی افواج قاہرہ اب اس حصہ ملک میں فتحمند ہو کر داخل ہو چکی ہیں اور ہم متوقع ہیں کہ جلد فضل الہیٰ سے اپنے مخلص بھائی کی خیریت کی خبر سن سکیں گے۔ ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب نے جہاں ابراہیمی نمونہ دکھایا تھا وہاں سید ولی اللہ شاہ صاحب نے اسماعیلی روح کی شان ظاہر کی تھی؛

یہ واقعہ میں نے اس لئے لکھا ہے کہ قارئین الحکم کو معلوم ہو کہ کس قسم کے جان نثار مخلص اس سلسلہ

ہیں داخل ہیں اور ہر ایک کے ہم ہیں سے اسی درجہ کو حاصل کرنا چاہئے نیز اس لئے کہ سید ولی اللہ شاہ صاحب کے لئے دعا کی تحریک ہو۔ و الآمین اپنے دوستوں اور الحکم کے مربیوں کی شان اس سے ارفع پاتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص و محبت کے اذکار الحکم میں پڑہیں۔ عرض یہ نوجوان جو ہمارے سلسلہ کے نوجوانوں کے لئے ایک قابل رشک زندگی رکھتے ہیں اس مخلص خاندان کے درخشندہ گوہر ہیں۔ سلسلہ کی محبت اور عملی ارادت فطرتاً ان کے حصہ میں آئی ہے مدرسہ تعلیم الاسلام کے پرانے طالب علم ہیں۔ میڈیکل ڈگری حاصل کرنے بعد اپنی جنگی خدمات کی وجہ سے کپتان کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔ اس اعزاز و امتیاز کے باوجود اور دنیا کی ان سنہری کامیابیوں نے اس کے اخلاص کو سلسلہ کیلئے بڑھایا ہے۔ اللہم زد فزد ؛؛

شاہ صاحب نے الحکم کو سلسلہ کا اول اخبار سمجھ کر اور اس لئے کہ وہ تذکار محبوب سے پر ہوتا ہے مربیان درجہ اول میں شمولیت اختیار کی ہے اور بیس روپیہ سالانہ چندہ داخل کر دیا ہے۔ الحکم کیلئے خریدار پیدا کرنے کا بھی اونہوں نے عزم فرمایا ہے چنانچہ پانچ جدید خریدار بھی دیئے ہیں امید ہے کہ وہ ۲۰ خریدار عطا فرماویں گے ؛؛

الحکم کے لئے اگر دس بیس ایسے بزرگ کام کرنے والے اٹھ کھڑے ہوں تو کم از کم اس کے قیام کی طرف سے مجھے اسباب کے ماتحت خدا کے فضل سے سبکدوشی ہو سکتی ہے۔ تعلیم الاسلام کے پرانے طالب علموں نے ابتک اس میں بڑھ کر حصہ لیا ہے۔ کیا اب میں تعلیم الاسلام کے ہی طالب علموں کو خطاب نہ کروں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے خادم کی خدمت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں ڈاکٹر فضل الدین اور کپتان سید حبیب اللہ شاہ صاحب کی مساعی نے مجھے متوجہ کر دیا ہے کہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اپیل ہزاری اور الحکم کے قیام و بقا کے لئے مربیان درجہ اول کے لئے ان میں خصوصیت سے تحریک کروں۔ اس لئے میں ان نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ الحکم کے معاونین کی صف میں کھڑے ہو جائیں ؛؛

الحمد للہ الحکم کی مشکلات میں کمی ہوئی

کاتب کی وجہ سے الحکم کی راہ میں ایک سخت روک اور دقت تھی۔ اس وقت تک الحکم جن مشکلات سے لکھا جا رہا اسے میں ہی جانتا ہوں ۲۱ مارچ کے الحکم کے لئے تو سخت ابتلا پیش آیا مجھے ضرورتاً حضرت کے حکم سے لاہور جانا پڑا میں نے ہر چند کوشش کی کہ وہاں انتظام ہو سکے مگر میں کامیاب نہ ہوا مجبوراً قادیان آ کر انتظام شروع کیا۔ لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ خود الحکم کا یہ نمبر مختلف کتابتوں کے نمونے سے بتائیگا کہ کس قدر جد و جہد کی ضرورت پیش آئی۔ اس لئے یہ نمبر ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۸ کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ لیکن الحمد للہ اس تکلیف سے نجات ہو گئی ہے۔ کاتب پہنچ گیا خدا کے فضل پر بھروسہ ہے کہ اب الحکم کی ادا میں یہ تکلیف نہ ہو گی ؛؛

مکتوبات احمدیہ

(سیٹھ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے نام)

مکرمی مخلص محب یکرنگ، حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنمکرم کے ایک سو روپیہ مرسلہ بذریعہ تار کل کی ڈاک میں مجھکو ملا۔ خدا تعالیٰ ان خدمات کا بدلہ جو آپ کر رہے ہیں۔ دین و دنیا میں آپ کو عطا فرماوے۔ اور ہر ایک قسم کی بلا اور آفت سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

آپ کا روپیہ جسقدر دینی کاموں اور اغراض میں ہمیں کام آرہا ہے اس سے اطمینان دل کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ جلشانہ نے ثواب کبریٰ پہونچانیکا آپکے لئے ارادہ فرمایا ہے۔ دنیا کی حقیقت خدا تعالیٰ کے نزدیک اس قدر ہیچ ہے کہ پشہ کے برابر بھی نہیں۔ اس لئے فاسق فاجر اور بڑے بڑے کافر بھی اس میں شریک ہیں۔ بلکہ دنیا میں زیادہ عروج انہیں کا نظر آتا ہے پس نیک بخت مسلمان کے لئے جو سچا مسلمان ہے فکر آخرۃ مقدم ہے۔ دنیا میں ہم درختوں کے پتے کھا کر بھی گذارہ کر سکتے ہیں فاقوں سے بھی بسر کر سکتے ہیں۔ لیکن آخرۃ کی ذلت اور آخری محتاجگی ایک ابدی موت ہے سو میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ دنیا کی آفات سے محفوظ رکھکر عاقبت کے مراتب نصیب کرے اور اپنی محبت عطا فرماوے آمین۔

مجھے آپسے دلی محبت ہے اور آپ کے لئے غائبانہ دعا کرتا رہتا ہوں اور آپکے بھائی صالح محمد اور علی محمد اور یونس کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ جلشانہ دنیا کی بلاؤں سے بچاوے اور دین کی لغزشوں سے محفوظ رکھے آپ کا ہیلا ردیبر بھی پہونچگیا۔

والسلام خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۹ر دسمبر ۱۸۹۷ء

ایضاً

استخارہ۔ اس کی ضرورت۔ اسکا طریق

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہونچا۔ میں بباعث علالت طبع تین روز جواب دینے سے قاصر رہا۔ آپ کی تشریف آوری کے ارادہ سے نہایت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالےٰ خیر اور فضل اور عافیت سے پہونچاوے امید کہ بعد تین (۳) دن کے استخارہ مسنونہ جو سفر کے لئے ضروری ہے اس طرف کا قصد فرماویں بغیر استخارہ کے کوئی سفر جائز نہیں۔ ہمارا اس میں طریق یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ قل یا ایہا الکٰفرون پڑہیں یعنی الحمد تمام پڑھنے کے بعد ملا لیں۔ جیساکہ سورۃ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ ملایا کرتے ہیں اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑہکر سورۃ اخلاص یعنی قل ہو اللہ احد ملا لیں اور پھر التحیات میں آخر میں اپنے سفر کے لئے دعا کریں کہ یا الٰہی میں تجھ سے کہ تو صاحب فضل اور خیر اور قدرت ہے اس سفر کے لئے سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو عواقب الامور کو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو ہر ایک امر پر قادر ہے اور میں قادر نہیں سو یا الٰہی اگر تیرے علم میں یہ

بات ہے کہ یہ سفر سراسر میرے لئے مبارک ہے میری دنیا
کے لئے میرے دین کے لئے اور میرے انجام امر کے
لئے اور اس میں کوئی شر نہیں تو یہ سفر میرے لئے میسر
کردے اور پھر اس میں برکت ڈالدے اور ہر ایک شر
سے بچا اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ سفر میرا میری دنیا یا میرے
دین کے لئے مضر ہے اور اس میں کوئی مکروہ امر ہے
تو اس سے میرے دل کو پھیر دے اور اس سے مجھکو پھیر دے
آمین. یہ دعا ہے جو کی جاتی ہے. تین دن کرنے میں
حکمت یہ ہے. کہ تا بار بار کرنے سے اخلاص میسر آوے
آجکل اکثر لوگ استخارہ سے لاپرواہ ہیں حالانکہ
وہ ایسا ہی سکھایا گیا ہے جیسا کہ نماز سکھائی گئی ہو
سو یہ اس عاجز کا طریق ہے کہ اگرچہ دس کوس
کا سفر ہو تب بھی استخارہ کیا جاوے. سفر میں (۳۷)
ہزاروں بلاؤں کا احتمال ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ
کا وعدہ ہے کہ وہ استخارہ کے بعد متولی اور متکفل
ہو جاتا ہے اور اس کے فرشتے اسکے نگہبان رہتے
ہیں جب تک اپنی منزل تک نہ پہونچے اگرچہ یہ دعا
تمام عربی میں موجود ہے. لیکن اگر یاد نہ ہو تو اپنی زبان
میں کافی ہے اور سفر کا نام لے لینا چاہئے کہ فلاں
جگہ کے لئے سفر ہے اللہ تعالےٰ آپ کا ہر جگہ حافظ
ہو لیکن ہماری طرف سے شرط یہ ہے کہ ایام سابق
کی طرح آپ صرف دس پندرہ دن نہ رہیں چالیس
دن سے کسی طرح کم نہ رہیں ہر ایک جدائی کے بعد
معلوم نہیں کہ پھر ملنا ہو یا نہیں کیونکہ یہ دنیا سخت
بے ثبات اور ناپائیدار ہے. شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ
کا اس میں کیا عمدہ سبق ہے

بلبلے زار زار مے نالید - بر فراق بہار وقت خزاں
گفتمش صبر کن کہ باز آید - آن زمان شگوفہ وریحان
گفت ترسم بقا وفا نکند - ورنہ ہر سال گل دہد بستان

والسلام مرزا غلام احمد - ۱۴ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء

سلسلہ کی تبلیغی رپورٹوں کا خلاصہ

بمبئی. مبلغ حکیم مولوی خلیل احمد صاحب. ہفتہ وار
لیکچروں کا سلسلہ کامیابی سے جاری ہے. صداقت
مسیح موعود پر لیکچر ہوئے ہیں. لوگ عام طور پر تبادلہ
خیالات کے لئے آتے ہیں. بعض معترضین بھی آتے ہیں
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا شوق بڑھ
رہا ہے. درس برابر جاری ہے. شہر میں مخالفت
کا سلسلہ بھی جاری ہے. پنجابی مخالفین کا گندا لٹریچر
وہاں پھیلایا جا رہا ہے. باایں خدا کے فضل سے سلسلہ ایک
قبولیت حاصل کر رہا ہے. شہر میں عام تبلیغ کے لئے ایک
گشتی بورڈ بطور اشتہار پھرایا جائیگا.

ضلع گجرات (پنجاب) مولوی غلام رسول صاحب
وزیر آبادی ضلع گجرات میں تبلیغ کر رہے ہیں ۴ مارچ سے
۹ مارچ تک ان کے وعظوں کو سنکر ۹ آدمی داخل
سلسلہ ہوئے اب حافظ صاحب بھیرہ میں لیکچر دیکر
جہاریاں ضلع شاہ پور کی طرف تبلیغ کے لئے چلے گئے
ہیں. اور ضلع شاہ پور میں تبلیغی دورہ کر رہے ہیں.

کھیوہ ضلع سیالکوٹ کی انجمن کے سالانہ جلسہ پر مولوی
شیخ عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل اور شیخ محمد یوسف
صاحب ایڈیٹر نور نے تقریریں کیں اور آریوں اور
غیر احمدیوں سے کامیاب مباحثات بھی کئے.

آریوں کا جلسہ بھی تھا جس میں ہر دو بزرگوں نے آریوں کے دندان شکن جواب دیئے اور اپنے مطالبات میں انہیں عاجز کر دیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ یہ ہر دو بزرگ نو مسلم ہیں۔ جو اس طرح پر اسلام کی حمیت اور دفاع کے لئے کمر بستہ نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ہمتوں میں برکت دے۔

اسی سفر میں بدوملی ضلع سیالکوٹ میں مدثر شاہ صاحب پیامی واعظ سے مولوی فاضل شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے مباحثہ کیا۔ مولوی قطب الدین صاحب۔ مولوی فضل دین صاحب وکیل اور منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل بھی اس تقریب پر وہاں موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر طرح کامیابی ہوئی۔ برادر عزیز میاں عبدالعزیز صاحب بھی لاہور سے پہونچ گئے تھے۔ وہ اپنے تبلیغی سلسلہ کو ابھی جاری رکھیں گے۔

ماریشس میں احمدیت کے خلاف جوش

ماریشس میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ خوب ترقی کر رہا ہے اس ترقی کے ساتھ قدرتی طور پر مخالفت کا جوش بھی بڑھ رہا ہے اور غیر احمدی اب ہر ایک قسم کے حملوں اور منصوبوں پر اتر آئے ہیں۔ ہندوستان سے سلسلہ کے خلاف گندہ لٹریچر پھیلایا گیا ہے اور اب بعض مخلص احمدیوں پر مقدمات چلانے کی تجویزیں کی گئی ہیں۔ سلسلہ حقہ ان ابتلاؤں میں پرورش پاتا چلا آیا ہے اس لئے کوئی خوف کا مقام نہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کا اسی سے پتہ لگتا ہے احباب اپنے دور دور کے بھائیوں کے لئے صدق اور اخلاص سے متواتر دعائیں کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے دشمنانِ سلسلہ کو اپنے منصوبوں میں نامراد کرے ؎

دارالاماں کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت بقیب اعدا ناساز جا رہی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک قوی دل اور صاحب عزم بنایا ہے۔ باوجود ناسازی مزاج نمازیں آپ پڑھاتے ہیں اور دوسرے کاموں میں بھی برابر مصروف رہتے ہیں احباب حضرت کی صحت کے لئے التزاماً دعا کرتے رہیں

۲۔ موسم میں تازہ بارش کے باعث نیا رنگ پیدا ہو گیا ہے فصلوں کی حالت الحمد للہ بہت اچھی ہو گئی ہے بارش کے ساتھ کسی قدر اولے بھی پڑے مگر خدا کا شکر ہے کہ نقصان نہیں ہوا۔

۳۔ آریوں اور سکھوں کے جلسوں کے موقعہ پر انکے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے قادیان کے چوک میں انجمن احمدیہ قادیان کے اہتمام میں مقامی جلسے ہوئے جن میں نہایت تہذیب و متانت کیساتھ ان حملوں کا جواب دیا گیا جو اسلام پر کئے گئے تھے۔ سکھوں اور مسلمانوں کے قدیم خوشگوار تعلقات پر ایڈیٹر صاحب نور کا لیکچر نہایت قیمتی اور معنی خیز تھا کاش ہمارے سکھ دوست اپنے گورو صاحبان کے نقش قدم پر چلکر مسلمانوں سے تعلقات اخوت کو بڑھائیں

۴۔ مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام کے سالانہ امتحان ہو چکے ہیں اپریل سے جماعتبندی ہو کر تعلیم کا سلسلہ شروع ہو جائیگا احباب اپنے بچوں کو بہت جلد بھیجنے کا انتظام کریں ؎

موجودہ جنگ یورپ میں پچھلی تاریخ

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں اسلامی فتوحات کا دائرہ وسیع ہو رہا تھا۔ اس وقت عراق عرب میں متعینہ افواج اسلامی کے کمانڈر انچیف سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت فاروق اعظم کی صائب تدبیری بیدار مغزی اور معدلت گستری آجتک شہرہ آفاق ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسوقت اپنی مشیت کے ماتحت پسند فرمایا ہے کہ عراق عرب کی حکومت اس قوم کو دے جو اپنے انصاف اور رعایا پروری کے لئے مشہور ہے یعنی انگریزی گورنمنٹ۔ انگریزی افواج قاہرہ عراق عرب میں کامیابی اور عقلمندی کیساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ حکومت کا عطا ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ وہ جس سے چاہتا ہے ملک لے لیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے دیتا ہے۔ عراق عرب کی موجودہ فتوحات نے مجھے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد کی یاد دلادی۔ فاروق اعظم نے اس وقت اپنے کمانڈر انچیف متعینہ افواج عراق عرب کو جو ہدایت نامہ بھیجا تھا۔ میں اسے ذیل میں اس غرض کے لئے درج کرتا ہوں کہ تا دکھاؤں کہ جب مسلمانوں کی یہ حالت تھی اسوقت وہ فی الحقیقت اسی قابل تھے کہ دنیا پر حکمرانی کریں لیکن اب جبکہ ان کے اخلاق و عادات بدل گئے انکی ایمانی اور عملی حالتیں نہایت نفرت انگیز ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ نے اس عہد امانت کو اس قوم کے سپرد کر دیا جو اسکی اہل ہے چنانچہ انگریزی حکومت جہاں جہاں جاتی ہے رفاہ عام کے کاموں میں دلچسپی لیتی لوگوں کی مذہبی آزادی کو ہر طرح سے قائم رکھتی انکے مذہبی معابد کی حرمت کرتی ہے ابھی بیت المقدس فتح ہوا تو مسجد فاروقی کی پوری حفاظت اور تکریم کیگئی اس پر مسلمانوں کا پہرہ متعین کر دیا تا کہ کوئی اسکی کسی قسم بے حرمتی نکرے بہر حال حضرت فاروق نے اپنے کمانڈر انچیف کو لکھا ہے

میں تجھے اور تیرے ہمراہ سپاہ کو حکم دیتا ہوں کہ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کو اپنی سپر بناؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا خوف دشمن کے مقابلہ میں سب سے بہتر تیاری اور لڑائی کی تدابیر میں سے سب سے عمدہ تدبیر ہے اور میں تجھے اور تیرے ہمراہیوں کو حکم دیتا ہوں کہ گناہوں سے بچنے کیلئے اس سے زیادہ چوکس ہو جتنا کہ تم دشمن کے مقابلہ میں ہوتے ہو کیونکہ فوج کے لئے اسکے گناہ بنسبت اس کے دشمن کے زیادہ خطرناک ہیں اگر ایسا نہ ہو تو ہماری دشمن کے مقابلے میں کوئی طاقت نہیں کیونکہ وہ تعداد اور سامان رزم کے لحاظ سے ہم سے بڑھکر ہیں اگر ہم گناہ میں انکے برابر ہیں۔ تو وہ طاقت میں ہم سے بڑھکر ہیں۔ اگر ہم اخلاقی فضیلت کے ذریعے سے ان پر غالب نہ ہوں تو ہم اپنی طاقت کے ذریعہ سے انکو مغلوب نہیں کر سکتے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر حافظ مقرر ہیں اور ان کو جو کچھ تم کرتے ہو علم ہے۔ بے شرمی کے کاموں سے بچو اور اپنی کمزوریوں کے مقابلہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو جو کہ تم اپنے دشمن کے مقابلہ میں اسکی مدد مانگتے ہو میں بھی اپنے لئے اور تمہارے لئے ایسا ہی کرونگا سفر کے معاملہ میں مسلمانوں سے نرمی سے پیش آؤ۔ انکو اتنے لمبے سفر کے لئے مجبور نہ کرو کہ وہ تھک جائیں۔ اور نہ ہی انکو اس سے تھوڑا سفر کرنے دو جتنا کہ وہ آسانی سے کر سکتے ہیں یہانتک کہ وہ بغیر تکان کے دشمن کے پاس پہنچ جائیں۔ کیونکہ وہ ایسے دشمن کے پاس جا رہے ہیں جو اپنے گھر میں ٹھہرا ہوا ہے اور جسکی فوج کو کوئی زخم نہیں پہنچا ہر ہفتہ ایک شب و روز کیلئے آرام کرو۔ اپنے کیمپ کو ان لوگوں سے دور رکھو جنہوں نے تمہارے ساتھ صلح کی ہے اور تمہاری حفاظت میں آگئے ہیں اور اپنے کسی سپاہی کو انمیں آنے جانے کی اجازت نہ دو سوائے انکے جنکی نیک چلنی کا تمہیں یقین ہو اور تجھے اپنے ساتھ عرب یا اس ملک کے وہ لوگ رکھنے چاہیے جنکی سچائی اور ہمدردی پر تجھے بھروسہ ہو کیونکہ جھوٹ بولنے والے کی خبر تجھے کوئی فائدہ نہیں دیگی اگرچہ بعض معاملات میں وہ تجھے سچی بات بتلاتا ہو جب تو دشمن کے علاقے میں پہنچے۔ تو بہت سے جاسوسوں کو پہلے بھیجدے اور اپنے اور دشمن کے مابین چھوٹی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نادر اور اچھوتی تحریریں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایڈیٹر الحکم کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی تحریریں اور تقریریں ابھی ایسی ہیں جو شائع نہیں ہوئی ہیں انئیں عجیب وغریب حقائق ومعارف کے موتی ہیں الحکم کے پڑھنے والے بجا فخر کرسکتے ہیں کہ وہ اپنے سیّد وآقا محبوب کی تحریروں اور تقریروں سے لطف اُٹھاتے ہیں الحکم کا جدید پروگرام اسکے عملی نظام ترتیب سے انشاء اللہ واضح ہو جاویگا۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اپنی دستخطی تحریر فلسفہ اخلاق پر درج کرتا ہوں مجھے یقین ہے کہ ناظرین اس سے بہت فائدہ اُٹھائینگے اور انشاء اللہ محظوظ ہونگے۔ یہ تحریر میرا یقین ہے کم وبیش چالیس برس کی ہوگی (ایڈیٹر)

فلسفہ اخلاق

(۷۰)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ۔ احسان کو خدا تعالیٰ نے عدل سے موخر کیا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ احسان وہی قابل تعریف ہے کہ جس میں عدل کی رعایت مفقود نہ ہو۔ یعنی وضع شے کا غیر محل میں نہ ہو۔ کیونکہ عدل کے یہی معنی ہیں جو ہر ایک شے کو اُسکے محل پر وضع کریں پس ایسا احسان کہ مثلاً کوئی شخص چوری کرے کسی کو مروت کرکے کچھ دیدے یہ احسان جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عدل کی پابندی سے نہیں یا مثلاً ایسا احسان کہ حقدار کے حق سے تغافل کرکے کسی دوسرے سے سلوک کرے اسی طرح ہر ایک خلق فاضل جو احسان میں داخل ہے وہ عدل کی پابندی سے محمود ہے اور اگر عدل کی پابندی نہ رہے یعنی ایسا رحم ہو کہ جسمیں عدل فوت ہو جائے یا ایسا عفو ہو کہ جسمیں عدل فوت ہو جائے وہ جائز نہیں مگر اس جگہ یاد رہے کہ احسان کے معاملہ میں ہر ایک شخص کو ایثار تو درست ہے یعنی اپنا حق بطور احسان کے دوسرے کو دیدے مگر یہ جائز نہیں کہ کسی دوسرے کا حق احسان میں تلف کرے اسکی نحو میں یہ جائز نہیں کہ ایسے موقع میں کہ مقتضا عدل کا قصاص ہو عفو کرے لیکن یاد رہے کہ عدل سے مراد وضع الشئی فی محلہ ہے اور جمع ہونا عدل اور عفو یا عدل اور احسان یا عدل اور انتقام کا ایک محل میں اجتماع ضدین میں سے نہیں ہے اور عدل میں بہر حال سزا دینا لازم نہیں ہے بلکہ حقیقت عدل کی یہ ہے کہ جو ایک امر باعث اغلب اکثر لوگوں کی بھلائی کا ہے وہی بجا لایا جاوے یعنی وضع شے کا اپنے محل پر کیا جاوے اس صورت میں عدل اور اخلاق فاضلہ میں کچھ تضاد نہیں بلکہ اخلاق فاضلہ وہی اچھے ہیں کہ جب عدل کے ساتھ جمع ہوں اور جو علت غائی اخلاق فاضلہ کی ہے یعنی اتصال بالمبداء کے لیئے ذریعہ ہونا وہ تب ہی متحقق ہو سکتی ہے کہ جب بشمولی عدل اخلاق فاضلہ صادر ہوں کیونکہ خدا تعالیٰ حق محض ہے اور ہر ایک امر جو حقانیت سے خالی ہے وہ ذریعہ اسکے حصول کا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس سے بُعد اور دُوری پیدا ہوتی ہے اور اسجگہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اخلاق فاضلہ فی نفسہٖ کچھ چیز نہیں ہے بلکہ وہ اسلیئے استعمال میں لائے جاتے ہیں کہ تا حصول وصال الٰہی کے لیئے وسائل ہوں۔ پس وہ ایسی حالت میں وسیلہ ٹھہر سکتے ہیں کہ جب علیٰ وجہ الحق والحکمۃ صادر ہوں کیونکہ جب اخلاق علیٰ وجہ الحق والحکمۃ صادر ہونگے تو انسان کو التزام حق کا ایک ملکہ پیدا ہو جائیگا

خدمت سلسلہ کیلئے مستعدی اور اطاعت کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے ۱۵ مارچ ۱۹۱۸ء کے خطبہ جمعہ میں سلسلہ کی خدمت کرنے کیلئے کامیابی کے ایک اصل کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ یہ خطبہ اپنے اصل الفاظ میں انشاء اللہ چھپ جائیگا۔ لیکن میں اسکے صرف حاصل مطلب کو لیکر جماعت کو اس اصل سے واقف کرنا چاہتا ہوں جو تمام قومی کاموں کی کامیابی اور ترقی کی کلید ہے اس خطبہ کا مغز اور مرکز یہ تھا کہ

اطاعت ہی اسلام ہے

میں یہاں صاف لکھدینا چاہتا ہوں کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے بیان کردہ اصل کو لیا ہے اور اپنے رنگ میں یہ مضمون لکھدیا ہے جس رنگ میں حضرت نے اسکو پیش کیا ہے یعنی خطبہ کی صورت میں وہ اپنے معزز ہمعصر الفضل کیلئے چھوڑدیتا ہوں۔ دنیا کے تمام کاموں میں کامیابی کا جو اصل کام کر رہا ہے وہ اوّلاً ایک ترتیب اور نظام کو چاہتا ہے کوئی کام جو تقسیم محنت کے اصول پر نہ ہو اور پھر مجموعی قوت سے نہ چلایا جاوے ناقص ہی نہیں رہیگا بلکہ اسکی تکمیل کی کبھی امید ہی نہیں کرنی چاہیئے اسی اصل کی طرف بھی حضرت خلیفۃ المسیح نے جماعت کے پچھلے خطبات میں متوجہ کیا تھا۔

انفرادی کوششوں کے مقابلہ میں مجموعی اور متحد کوششیں کامیابی کے زیادہ قریب کردیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجکر دنیا میں اتحاد و وحدت کی طرف توجہ دلائی۔ اور عملی طور پر انبیاء علیہم السلام نے ایک وحدت اور اخوت کو قائم کیا۔ دنیا کی ترقی یافتہ قومیں اس اصل کو انبیاء کے ذریعہ تعلیم کیا جانا تسلیم نہ کریں تو یہ انکی ناشکر گذاری ہوگی مگر حقیقت یہی ہے کہ یہ روح انہیں

نفوس قدسیہ کے ذریعہ آئی

پھر محض وحدت و یکجہتی کوئی چیز نہیں جب تک انہیں اطاعت اور فرمانبرداری نہ ہو۔ ایک شہر ایک محلہ۔ ایک خاندان بھی ایک وحدت کی صورت رکھتے ہیں لیکن اگر انمیں سے ہر فرد اپنی اپنی مرضی اور رائے کو مقدم کرے اور کسی کی اطاعت اور فرمانبرداری نہ کرے تو صاف ظاہر ہے کہ اس کا نتیجہ بجز بدنظمی اور بدامنی کے اور کچھ نہ ہوگا۔ اسلیئے سب سے پہلی تعلیم جو انسان کو فوز و فلاح کے لیئے دی گئی

وہ اطاعت ہے

اور فی الحقیقت اسلام کا اصلی مغز اور مفہوم اطاعت ہی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ساری ترقی اور برکت یابی کی کلید یہی اطاعت و فرمانبرداری تھی اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العٰلمین۔

آدم علیہ السلام کے حضور ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیکر بتایا گیا کہ ترقیات کا گر یہی ہے کہ اس حبل اللہ کی جو دنیا میں حقیقی اتحاد قائم کرنیکے لئے نازل ہوتی ہے پوری اطاعت کرو۔ یہ حبل اللہ اللہ تعالیٰ کے رسول اسکی کتابیں اسکے مامور اور خلفاء ہوتے ہیں۔ پھر قرآن مجید نے مختلف واقعات اور حالات میں دکھایا ہے کہ جب کسی قوم نے یا فرد نے اطاعت کے جوئے سے اپنے کندھے کو نکال لیا اسکی کامیابیوں میں روکیں پیدا ہوگئیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے اذھب انت وربک کہکر کیا لیا۔ ارض مقدسہ اس قوم پر حرام ہوگئی۔ چالیس برس جنگلوں میں انہیں سراسیمہ پھرنا پڑا۔ خدا تعالیٰ کے وعدے تو پورے ہوئے مگر وہ اذھب انت وربک کہنے والے محروم ہوگئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے اپنی عملی قربانی اور کامل اطاعت کا نمونہ دکھایا اور اسکا نتیجہ انکا وہ شاندار مستقبل تھا جو دنیا نے دیکھا۔ اور آج مسلمان جس پر نوحہ خوان ہیں۔ اس شاندار ماضی کو دیکھکر آنسو تو بہاتے ہیں اور اسکی یاد انہیں افسردہ کرنے کو کافی ہے مگر وہ اس اصل سے غافل ہیں جو انکو تعلیم کیا گیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے پھر حقیقی وحدت قائم کرنے کیلیئے اس سلسلہ کو سلسلہ موسویہ کی مماثلت کو پورا کرنیکے لیئے قائم کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک

حقیقی اتحاد کی بنا ڈالی اور خدا کے فضل سے ایک جماعت بنی اور پھر اس جماعت کے شیرازہ کو درست رکھنے کے لئے اپنی سُنت کے موافق خلفاء کے سلسلہ کو زندہ کیا - آہ! بعض بدقسمتوں نے ٹھوکر کھائی اور انہوں نے سمجھا کہ اس آزادی کے زمانہ میں کسی کو واجب الاطاعت تسلیم کرنا اپنی آزادی کا دیا کر دینا ہے انہوں نے اس فیض اور برکت سے استفادہ کرنا پسند نہ کیا جو وحدت پر نازل ہوتا ہے یہ اختلاف صحیح اصول پر نہ تھا - اس کا خمیازہ بھی جماعت کو بھگتنا پڑا اسکی ترقی اور کامیابی کے زمانہ میں توقف اور تعویق پیدا ہو گئی - افسوس! کاش وہ اب بھی سمجھیں اور اس غلطی کو چھوڑ کر اس عروۃ الوثقیٰ کو ہاتھ میں لیں - جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس ٹھوکر سے بچایا انکی ذمہ داریوں کی صورت کا ایک دوسرا پہلو ہے - انکے سپرد سلسلہ کی ایک امانت ہے علاوہ ہر شخص سلسلہ کا ایک فرد ہونیکی حیثیت میں اس بات کا ذمہ دار ہے کہ وہ ہر پہلو سے سلسلہ کی خدمت و اشاعت کرے - سلسلہ کے مختلف کام ہیں - اور اسکی مختلف ضرورتیں ہیں - کہیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو جماعت کے افراد کو انکے فرائض سے آگاہ کریں - کسی جگہ جماعت کے بعض افراد کو دکھ دیا جا رہا ہے انکی جائز شکایات کو حکام کے نوٹس میں لانا ہے - جماعت کے بچوں کی تعلیمی ضروریات ہیں - اشاعت و تبلیغ کا کام ہے - مخالفین کے حملوں اور اعتراضوں کا جواب اور رد فارغ مقصود ہے - سلسلہ کے اغراض کے لئے فنڈز کا جمع کرنا ہے - غرض بہت بڑا سلسلہ کاموں کا ہے - اس سلسلہ کو جب تک کسی نظام کے ماتحت نہ لایا جاویگا بے ترتیبی سے کوئی کام پورا نہیں ہو سکتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عہد میں تمام ضرورتوں کے انصرام اور انتظام کے لیئے ایک انجمن کی بنیاد رکھی تاکہ انتظامی کام وہ آپکی ہدایات اور منشاء کے ماتحت سر انجام دے - پھر آپکے بعد خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اور اب خلیفہ ثانی نے اسی انتظام کو بحال رکھا - مجلس معتمدین کو بالکل صاف لفظوں میں کہہ دینا چاہیئے کہ یہ ایک انتظامی صیغہ ہے جو نظام عملی کو تقسیم عمل کے اصول پر لانیکے لیئے قائم کیا گیا - پھر اس صیغہ نے جماعت کو پھر اس انتظام میں وحدت کی طرف لانیکے لیئے مختلف انجمنوں کو قائم کیا - اور وہ آکر سب کی سب ایک مرکزی انجمن پر ختم ہو جاتی ہیں اور مرکزی انجمن سلسلہ کے حقیقی جانشین اور قائم مقام حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات کے ماتحت ایک کام کرنیوالی مشنری ہے اس سارے سلسلہ میں جو وجود عملی سٹیم پیدا کرنیکی قوت اور اختیار رکھتا ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح ہے - اب سلسلہ کے تمام کاموں کو ایک ترتیب سے تکمیل تک پہنچانیکے لیئے سب کے سب ذمہ وار ہیں اور جو جو اصول اور ضوابط مختلف شعبہ جات میں کام کرنیکے ہیں ان سب میں

اصل چیز اطاعت ہے

پس ہر شخص کو اپنی ذمہ واری کا احساس کرتے ہوئے یہ مدنظر رکھ لینا چاہیئے کہ اگر کسی کی غفلت اور سُستی اور بے پروائی سے کوئی نقص پیدا ہوتا ہے تو وہ اپنی اس کمزوری سے کل سلسلہ کو متاثر کر دیتا ہے - اسلیئے کامل اطاعت اور فرمانبرداری کی روح ہم میں پیدا ہونی چاہیئے - ہم بیعت کرنیکے بعد اپنی طاقتوں اور اپنے آپکو ایک ہاتھ پر دے چکے ہیں - جس کام اور غرض کے لیئے ہمیں بلایا جاتا ہے ہم میں سے کسی کا یہ حق نہیں ہے کہ ہمیں کوئی عذر اور بہانہ کریں عذرات ہوتے ہیں لیکن یہ یاد رکھو کہ عذرات کی حقیقت اس سے بڑھکر کچھ نہیں کہ ہمارے اندر ایک مخفی کمزوری ہے جو اطاعت سے ہمیں روکتی ہے - جس جس قدر یہ کمزوری ہوگی اسی قدر اطاعت کے درجہ سے ہم گرجائینگے اسلیئے خدا کے فضل سے اسکو دور کرو - ہمارا یہ کام نہیں کہ ہم اپنی ناقابلیت کا عذر پیش کریں ہمیں جس مقصد اور غرض کے لیئے بلایا جاتا ہے ہمارا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ ہم اسکے لیئے لبیک کہکر اُٹھ کھڑے ہوں ورنہ در اصل ہم مخفی طور پر اپنے نفس کی اطاعت کرتے ہیں اس وجود کی اطاعت نہیں کرتے جسکے ہاتھ پر خدا نے ہمکو اکٹھا کیا ہے قومی او سلسلہ کے کام کرنیوالوں کو ہمیشہ اسی اصل کو اپنے مدنظر رکھنا چاہیئے کہ انکو کاموں میں اطاعت اور فرمانبرداری ہو - کیونکہ یہی وہ حقیقت ہے جو

ہندو تبلیغی جدوجہد سے سبق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اس امر کی مستلزم تھی کہ دنیا کے تمام مذاہب اپنی اشاعت وحفاظت کے لئے جدوجہد کریں پھر اس کوشش ورنگ ودو کے میدان میں اسلام کامیاب ثابت ہو۔

ہندو مذہب مشنری مذہب نہ تھا لیکن آریہ سماج نے اسکو تبلیغی مذہب کی جگہ دی اور آریہ مت کی اشاعت کے لئے جو کوششیں یہ قوم کر رہی ہے وہ قابل سبق ہیں۔

مذہبی اشاعت کے لئے اسنے متعدد مقامات پر گورو کل کھول رکھے ہیں

اب آل انڈیا ہندو سبھا کے ماتحت ڈیرہ دون میں ایک مبلغین کا کالج قائم کیا جانے والا ہے

معزز ہم عصر وکیل امرتسر لکھتا ہے کہ ہماری کوششیں آجکل زیادہ تر باہمی منازعات میں صرف ہوتی ہیں اور دیگر اقوام جہاں اپنے دلولہ سے بازی لے جانے کی کوشش کرتے ہیں وہاں مسلمان خانہ جنگی میں مصروف ہیں۔

حقیقت میں مسلمانوں کیلئے یہ ایک قابل غور سوال ہو گیا ہے کہ اشاعت وحفاظت اسلام کے لئے انکی علمی اور عملی کوششیں کس اصول پر صرف ہونے چاہئیں۔

میں احمدی جماعت کو (جو اپنا مقصد وحید دین کو دنیا پر مقدم لیکر اُٹھی ہے) توجہ دلاتا ہوں کہ ایسے تبلیغی جدوجہد میں اپنے پروگرام کو بہت وسیع کرنا چاہئے اسلئے کہ مختلف مذاہب اسکے زیر نظر ہیں جن سے اسکو مقابلہ کرنا ہے اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ اسلئے ضرورت ہے کہ مدرسہ احمدیہ قادیان کو وسعت دی جائے۔ اور اسکی غرض مقصود علوم عربیہ کی تکمیل ہی نہو بلکہ اسکے نصاب تعلیم میں درجہ تکمیل وتبلیغ کا اضافہ کیا جائے اسوقت تک گزشتہ سال سے مولوی فاضل کی جماعت کا اضافہ کیا گیا ہے لیکن اب ضرورت ہے کہ مدرسہ احمدیہ ایک جامعہ الٰہیات کی صورت رکھتا ہے وہ گویا ایک مستند یونیورسٹی کی شان پیدا کرے۔

میں ایک اہم اور نازک معاملہ پر آپ کی توجہ مبذول کروں اس مقصد کے لئے دو ضرورتیں ہیں ایک اسکے نصاب کی درستی اور صیغہ اساتذہ کی وسعت یہ تو انجمن کے ہاتھ میں ہے لیکن سب سے بڑی ضرورت ہے روپیہ کی اور ایسے قابل طلبا جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے عملی طور پر قدم اُٹھائیں اسوقت تک مدرسہ احمدیہ میں زیادہ ایسے طالب علم آتے ہیں جو انجمن سے وظیفہ لینے کے بغیر اپنی تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکتے۔ بجائیکہ بہت زیادہ ضرورت ہے کہ امراء وفارغ البال احباب کے لڑکے بھی اس میں تعلیم پائیں اور اپنے خرچ سے تعلیم پانیوالے لڑکوں کی تعداد بمقابلہ وظیفہ یاب طلبا کے زیادہ ہو۔ اب جبکہ سالانہ امتحان ہو رہا ہے اور یکم اپریل سے سکول کی نئی جماعتیں کھلیں گی ضرورت ہے کہ وہ لوگ جو اپنے خرچ سے بچوں کو تعلیم دلا سکیں خصوصیت سے اس سکول طرف توجہ کریں۔

اور مختلف انجمنیں ایک ایک لڑکے کا خرچ جو بالاوسط دس روپیہ ماہوار ہوگا۔ اپنے ذمہ لیں

کم از کم ۲۰ وظائف ایسے ملنے چاہئیں -

اور اس **سکول** کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار میں قائم کیا گیا ہے - **مختلف زبانوں کی** تعلیم گاہ اور مختلف مذاہب کی تحقیق کا ایک ذریعہ قرار دیا جائے - مدرسہ کو اصل شان اور حیثیت میں قائم کرنے کے لئے ضرورت ہے سنسکرت کا ایک قابل مدرس بھی رکھا جائے جو ویدوں اور ہندو مذہب کے الہیات اور فلسفہ کو اچھی طرح پڑھا سکتا ہو -

بعض طلباء محض آریہ مذہب اور اسلام کے لئے طیار کئے جائیں یعنی **صداقت اسلام** اور آریہ **مذہب کی** حقیقت کے کھولنے پر تحریراً **اور تقریراً** اپنے معلومات کی وسعت کے ساتھ قادر ہوں - بعض محض عیسائی مذہب کے لئے طیار کئے جائیں -

جب تک ایسے واعظین اور مبلغین کا ایک وسیع **حلقہ** نہیں ہوگا - مدرسہ کے **اغراض** عامہ کی وسعت نہیں ہو سکتی - ہماری **جماعت** ایک مبلغ جماعت ہے اور ہر شخص اپنے اندر مشنری سپرٹ رکھنے کا ذمہ دار ہے لیکن قرآن مجید نے خود ایک اصل تعلیم کیا ہے ولتکن منکم امۃ الآیہ یعنی تم میں سے ایک جماعت داعیان مذہب کی قائم ہونی چاہیئے اور خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو اس غرض کے لئے برپا کیا ہے پس احمدی احباب خصوصیت سے توجہ کریں - یہ سچ ہے کہ ہر چیز کی گرانی اور مالی مشکلات کے خطرات تمہارے سامنے ہیں - مگر میرے دوستو! یاد رکھو - الشیطن یعدکم الفقر یہ شیطانی وسواس ہونگے - **اس مقصد وحید** کے لئے تم اپنے اموال کو قربان کر دو وہ **صاحب** ثروت احباب جو انگریزی تعلیم کے لئے اپنے بچوں پر بہت کچھ خرچ کرتے ہیں للہ اسطرف توجہ کریں - اور اپنے **بچوں** کو مدرسہ **احمدیہ** میں داخل کریں کم از کم بیس بزرگ اس سال اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں - اور بیس انجمنیں اپنے اپنے خرچ پر ایک طالب علم کے لئے کفیل ہوں اگر یہ تعداد پوری ہو جائے تو **ناظمان مدرسہ** کو اپنے شعاف کے بڑھانے اور مدرسہ کی تکمیل کے لئے بہت آسانیاں ہو سکتی ہیں - **ہندوستان** کیا صرف پنجاب میں واعظین بھیجنے کے لئے تمہیں بہت بڑی تعداد کی ضرورت ہے اسلئے اس سوال کو سرسری نظر سے نہ دیکھا جائے -

میں مندرجہ ذیل انجمنوں کے کو نام لیکر توجہ دلاتا ہوں - اور امید کرتا ہوں کہ انکے سکرٹری صاحبان بہت جلد ایک ایک طالب علم کے اخراجات کے لئے اپنی ذمہ داری قبول کریں گے - **قادیان - امرتسر - سیالکوٹ - لاہور - فیروزپور - بنگہ - لودہانہ - ہوشیارپور - گوجرانوالہ - شاہجہانپور - کلکتہ - بمبئی - حیدرآباد دکن - انبالہ - شہارنپور - دہلی - رہتک - پانی پت وغیرہ - میرٹھ - لائل پور - ڈیرہ غازیخاں - پشاور - مردان -**

اگر یہ انجمنیں ۲۰ طالب علموں کے اخراجات اپنے ذمہ لے لیں - تو گویا ۲۰ وظائف مل سکتے ہیں اور ایسا ہی ۲۰ بزرگ اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں

مکتوباتِ صافی

نمبر (۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت میں حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ علی العموم روزانہ مخلص احباب کو واقعات حاضرہ کے متعلق ایک لطیف خط لکھا کرتے تھے اور ان کا معمول تھا کہ ایسے خط کو وہ ایک سرکلر لیٹر کی طرح بھیجتے - یہاں سے لاہور منشی تاجدین صاحب کے نام اور انہیں ہدایت ہوتی کر پڑھ لینے کے بعد وہ حضرت میر حامد شاہ صاحب کے پاس بھیجدیا کریں اور حضرت میر حامد شاہ صاحب اسے مطالعہ کرنے کے بعد خلیفہ نورالدین صاحب جمونی کے پاس روانہ کرتے علیٰ ہذ القیاس - اس سے قارئین کرام کو اندازہ ہوسکیگا کہ احباب مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سننے کے کسقدر خواہشمند تھے اور حضرت مولوی صاحب کسقدر حریص تھے کہ خدا کے برگزیدہ مرسل کی باتیں دوسروں تک پہنچ جاویں اس شوق اور طلب کے عہد میں الحکم احباب کے لیے کیسی مسرت اور دلچسپی کا موجب ہوتا ہوگا ظاہر بات ہے آج مجھے بُرا کہنے والے الحکم کے پُرانے مضامین کو نقل کرکے اتنا بھی پسند نہیں کرتے کہ الحکم کا نام تک بھی لکھدیں لیکن وقت آئیگا کہ انشاءاللہ العزیز وہ لوگ بھی پیدا ہوجائیں گے جو ان اوراق کی تلاش کرینگے جنمیں انکے محبوب آقا کی باتیں اسکے دربار کے ایک خادم نے براہ راست سُنکر لکھی تھیں - بہرحال یہ ایک ضمنی ذکر تھا - حضرت مخدوم الملۃ کا یہ طرز تھا اور نہایت محبوب اور پیارا عمل تھا - یہ مکتوبات سلسلہ کی ایک دلچسپ تاریخ اپنے اندر رکھتے ہیں آج اس عنوان کے نیچے میں ایک عظیم الشان امر پیش کرنا چاہتا ہوں - اس خط میں حضرت مخدوم الملۃ قادیان آنیکی ضرورت اور سلسلہ کی ضروریات کیلئے مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہیں - لاہوری بشپ کے متعلق جو کچھ گذشتہ صحبتوں کی یاد کے ضمن میں لکھا گیا ہے اور منارۃ المسیح کے لیے جو خاص گروہ کا ذکر کیا گیا ہے اس سے اس خط کا آغاز کیا گیا ہے (ایڈیٹر)

پیر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - بشپ کی چٹھی کے جواب میں حضرت اقدس علیہ السلام نے پختہ ارادہ رسالہ لکھنے کا کیا ہے پھر کیا ضرورت ہے کہ اسکی نقل ہو اور درحقیقت دِقت بھی ہے۔

سو سو والے آدمیوں کی فہرست میں نام ہے۔ اشتہار ان لوگوں کے نام بڑا موثر اور زبردست نکلا ہے درحقیقت ان لوگوں کو خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نے انکو اپنے کاموں کی نصرت کیلئے انتخاب کیا - میں یقین کرتا ہوں کہ کوئی آجکل یہاں ہو تو تحریکات کو دیکھ کر سارا گھر کا گھر دینے پر راضی ہوجائے - وہی اسباب ہیں جن سے سردمہری اور شح پیدا ہوتی ہے۔ صفات الٰہی یعنی امور اخرویہ پر کمزور ایمان اور عدم صحبتِ صادقان ایک بڑا نقص جو ہمارے بہت سے دوستوں کی سیرۃ میں ہے یہ ہے کہ وہ حضرت غیرۃ اللہ اور نورِ حق کی ملاقات بہت کم کرتے ہیں اور اپنی تراشی ہوئی تاویلوں پر تقلیل ارسال خطوط کے بارے میں قناعت کر بیٹھتے ہیں -

بہت سے ذی وسعت بھی ہیں اور اپنی اندرونی زینت میں اور گھر کے تعلقات کے حیلوں کے وقت بڑی فراغدلی سے کام لیتے ہیں مگر نا سمجھی سے اس طرف کو ضروری نہیں سمجھتے۔ خدا تعالیٰ ان پر رحم کرے کہ وقت کے رخ کو سمجھیں اور دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ میرے دل میں سخت تڑپ اور رنج ہے میں ہر دم سوچتا ہوں کہ کیا کروں کونسا پیرایہ اختیار کروں کہ غافلوں کو یقین دلا سکوں کہ

یہاں مُدتوں بیٹھنا از بس ضروری ہے

اور وہ جو دور ہیں ایسا التزام کریں کہ زمانہ کے ہاتھ سے فرصتیں چھین چھین کر مجنونوں وار اسطرف دوڑے آئیں۔ میرے دوستو! بڑی دولت جسے حاصل کرنے کو ہم اس عالم میں بھیجے گئے ہیں علوم صحیحہ اور عقائد صحیحہ ہیں میں اس لذت کو محسوس کرتا ہوں اور خداوند علیم جانتا ہے کہ بسا اوقات تنہائی کی گھڑیوں میں فخر کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے اس پاک نعمت سے بہرہ مند فرمایا میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ بہت تھوڑے اور بہت ہی تھوڑے ہیں جنہیں اس سماوی مائدہ سے کچھ بخشا گیا ہو اسلیئے تھوڑے ہیں جو التزاماً یہاں بیٹھے ہیں اور قلیل ہیں جنکے پاؤں اس راہ میں گرد آلود ہوتے ہیں اور یہ قطعی بات ہے کہ بجز حضرت اقدسؑ کی صحبت کے یہ دولت نہیں مل سکتی۔

(۷۶)

جب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ یہ زمانہ لامحالہ گذر ہی جائیگا اور میں معاً سوچتا ہوں کہ صحابہؓ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر کیا صدمہ پڑا اور ایک نے چلا کر کہا کہ اب افسوس تو اس بات کا ہے کہ اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اور آسمان کا تعلق زمین سے مسدود ہو گیا غرض جب میں ان امور میں غور کرتا ہوں تو مجھے سخت رنج آتا ہے کہ کیوں ہمارے دوست ان ایام کو غنیمت اور خدا کا فضل نہیں سمجھتے۔

میرے دوستو! کفران دو قسم کا ہے کفرانِ جلی اور کفرانِ خفی۔ پہلی شق صاف ہے جو بدقسمت جہری منکروں کے حصہ میں آئی ہے کفرانِ خفی یہ ہے کہ اس نعمت کا اعتراف کر کے پھر اسکے اعتراف کے لوازم اور توابع کا عملاً اظہار نہ کیا جاوے میں آہ مار کر کہتا ہوں بہت ہیں جو اس بلا میں گرفتار ہیں پھر سمجھتے نہیں۔

خدا تعالیٰ کی اصل غرض اس سلسلہ عالیہ کی اقامت سے یہ ہے کہ

اسپر منعم علیہم کا سا ایمان دلوں میں پیدا ہو جاوے۔

اور یہ بات کیونکر حاصل ہو سکے؟ جبتک مہاجرین اولین کا رنگ روپ اختیار نہ کیا جائے۔ انہیں کسی نے کبھی عذر کیا کہ اسکے پاس خرچ نہیں یا اسکی آمدنی قلیل ہے۔ محبت اور عشق کی لغات میں یہ پست الفاظ واقع ہی نہیں ہو سکتے

یہ ان لوگوں کی عرفی اصطلاحیں ہیں جنہوں نے اپنے بہت عذرات کے ساتھ بیوتنا عورۃ ہی کہا۔

مسیح موعودؑ آ جائے وہی مسیح موعودؑ جسکا انتظار تھا۔ اللہ اللہ!!

مسیح موعودؑ آجاوے اور منتظر عشاق صبر کر کے اپنے بال بچوں اور زمینوں میں بیٹھے رہیں۔ ایک ذلیل عورت کا عاشق تو ہم نے کبھی نہیں سنا کہ کبھی صبر کر کے بیٹھا ہو۔ اور کسی روک نے اسکے آگے کبھی ہاتھ کیا ہو کہ اب وقت نہیں تو اس کوچہ میں مت جا۔ تو مسیح موعودؑ اور صدیوں کے منتظر مہدی کا عاشق کیونکر صبر کر کے بیٹھ سکتا ہے۔

اے میرے عزیز بھائیو! خدا کے لئے تفکر کرو اور تلافی مافات کرو۔ میں سچ سچ کہتا ہوں غلطی میں مبتلا ہو سخت خطا کرتے ہو میں کب تک آپکو یہ یاد دلاتا رہوں گا۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں

کہ ایک میں ہی ہوں

جو اس طرح ملامت کر کے بعضوں سے سخت ملامت بلکہ دشنام بھی سن لیتا ہوں مگر

محبت اور نصح دم نہیں لینے دیتی

میری چٹھی جو اس الحکم میں چھپتی ہے وہ خدا کے فضل سے لکھی گئی ہے مگر ہے بڑی غور کے قابل۔ اسے مجمع میں ضرور سناؤ۔ شاید کسی کو لطف آجائے اور میرے حق میں دعا کرے۔ میں بعض ابتلاؤں میں مبتلا ہوں اور کوئی ذریعہ شفاعت الی اللہ کا نہیں دیکھا بجز صادقین کی طرف سے ذب اور دفاع کرنے کے۔

میں اعتقاد کرتا ہوں کہ اس چٹھی میں ابطال رافضیت اپر گردن زن حربہ چلایا گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ کسر صلیب کے ساتھ کسر رفض بھی ہو جائے۔

گرمی کی شدت ہے کہ الامان۔ کئی دفعہ مجھے شبہ ہوتا ہے کہ اب دل کی حرکت بند ہو جائے گی موت کے قریب پہنچ پہنچ جاتا ہوں۔ دعا کا محتاج ہوں۔ برادران و بزرگان را سلام برسانند۔ عاجز عبد الکریم از قادیان یوم الجمعہ ۲۹ جون ۱۹۰۰ء۔ منشی تاجدین صاحب پڑھ کر میر حامد شاہ صاحب کو خط ارسال کر دیں۔

خواجہ حسن نظامی سے ایک مطالبہ

خواجہ حسن نظامی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں جو زبان درازیاں کی ہیں۔ اس کے لئے اس بارگاہ عالی میں جوابدہ ہونگے جس کی طرف سے وہ مبعوث ہو کر آئے۔ اسی سلسلہ میں انہوں نے حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو مباہلہ کی دعوت دیکر جس عذاب کو خرید کیا ہے اس کا احساس انہیں جو کچھ بھی ہے وہ ان کی پریشان تحریروں سے ظاہر ہے۔ میں خواجہ صاحب کی حالت کو بے نقاب کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اس لئے کہ وہ بہت کچھ عیاں ہے۔ لیکن اگر ضرورت پڑی تو میں انکے خصوصیات اور مشاغل کی حقیقت کا اظہار کرونگا۔ صرف ان سے ایک پرانا مطالبہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے کہ آجکل خواجہ صاحب کو خصوصیت سے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے الجھنے کا شوق پیدا ہو چکا ہے۔ خواجہ حسن نظامی نے ایک کتاب "کتاب الامر" کے نام سے کئی سال ہوئے ہیں شائع کی تھی اس کتاب کو پڑھ کر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں خواجہ حسن نظامی کو ایک خط لکھوں۔ چنانچہ ۹ جون ۱۹۱۲ء کو وہ خط میں نے خواجہ صاحب کے نام لکھا جکا جواب خواجہ صاحب نے آجتک نہیں دیا۔ میں ذیل میں اس خط کو چھاپ دیتا ہوں شاید خواجہ صاحب اب ہی اس کا جواب دے سکیں۔ ایڈیٹر

وہ خط یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی خواجہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے حکم دیا ہے کہ میں یہ عریضہ آپ کی خدمت میں بھیجکر آپکے جواب کی انتظار کروں۔

اس عریضہ کے لکھنے کی محرک آپ کی کتاب الامر ہے" امید ہے آپ جس قدر جلد ممکن ہو جواب سے ممنون فرمائیں گے۔ خواجہ صاحب! آپ تو صوفی ہیں۔ حلقہ نظام المشائخ کے ہیرو ہیں اور بظاہر اسلام کی بھلائی